Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا ہر پروگرام قرآن کے گرد گھومنے والا ہے

خانہ کعبہ کی برکتیں تمام اقوامِ عالم پر محیط ہیں

جماعتِ احمدیہ کے سارے پروگراموں کا مقصد خانہ کعبہ کی عظمت دُنیا میں قائم کرنا ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کی بُنیاد تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کو پورا کرنے پر رکھی گئی ہے

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر خانہ کعبہ زندہ باد سمیت سات عظیم الشان نعرے بلند کئے گئے

جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ویں جلسہ سالانہ کے آخری دن سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف خطاب

ربوہ — امام جماعتِ احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان کیا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے سارے پروگراموں کا مقصد خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنا اور اس کی حقیقی عظمت و بلندی کو دُنیا میں قائم کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اِس حقیقت کا اظہار جماعتِ احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے دن ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو نماز جمعہ و عصر باجماعت پڑھانے کے بعد احبابِ جماعت سے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر جن عظیم الشان مقاصد کو سامنے رکھ کر کی گئی تھی ان مقاصد کا تعلق ہر انسان سے ہے اِس لئے جماعتِ احمدیہ جو یہ کہتی ہے کہ اس کی جماعتی زندگی کی آنے والی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور اس صدی کے استقبال کے لئے جتنے پروگرام طے کئے جا رہے ہیں اور جو جو منصوبے بنائے جا رہے ہیں ان سب کا مقصد تعمیر بیت اللہ کے اُن عظیم الشان مقاصد کو پورا کرنا ہے جن کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قریباً دو ہزار سال قبل خدا تعالیٰ کے اس پاک گھر کی از سرِ نو بنیاد رکھی گئی تھی۔ اِس لحاظ سے جماعتِ احمدیہ کے سارے پروگرام کی ایک ہی غرض ہے اور وہ یہ کہ خانہ کعبہ کی عظمت دُنیا بھر میں قائم ہو۔ حضور نے فرمایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کا جو پروگرام جماعتِ احمدیہ نے شروع کیا ہے وہ اِنہی مقاصد کو سامنے رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس ضمن میں اپنے اُن معرکہ آراء خطبات کا ذکر کیا جو حضور نے چند سال قبل تعمیر خانہ کعبہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد کے نام سے دئے تھے اور جو کہ بعد ازاں کتابی شکل میں شائع کر دئے گئے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ کچھ عرصہ قبل مَیں نے تعمیر خانہ کعبہ کے مقاصد کے متعلق خطبات دئے تھے۔ یہ تمام مقاصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے تعلق رکھتے تھے۔ قرآن حکیم نے اِس ضمن میں فرمایا ہے کہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ بِبَکَّۃَ ۔

کہ خدا تعالیٰ کے پہلے گھر کے قیام کے ساتھ ہی نوعِ انسان کے لئے روحانی رفعتوں اور دنیاوی ترقیوں کے حصول کی بنیاد رکھ دی گئی تھی۔ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ کے اس پہلے گھر کی جب بنیاد رکھی گئی تو اس وقت نوعِ انسانی کے بہت تھوڑے حصے سے اس گھر کا تعلق تھا اور جس طرح سے اب نوعِ انسانی کی ایک بہت بڑی تعداد کا تعلق اِس گھر سے قائم ہے اُس وقت یہ صورت نہیں تھی۔ اور پھر اس کے بعد وہ عظیم الشان نبیؐ آیا جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا کہ مَیں نے اسے ساری دُنیا کی طرف رسول بنا کر بھیج دیا ہے۔ اس رسولؐ نے آکر منادی کی کہ سُنو! فائدہ کیا ہے میرے آنے کا؟

مَیں رحمۃٌ للعالمین بن کر آیا ہوں

اِس طرح سے خانہ کعبہ کی عظمت اور جلال کا دائرہ ساری کائنات پر محیط ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے باآوازِ بلند فرمایا کہ بہت بڑی عظمت ہے خانہ کعبہ کی۔ لوگوں کو پتہ نہیں ان عظمتوں کا۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ خانہ کعبہ کی حقیقی عظمتوں کو معلوم کرنے کیلئے (باقی ص۸ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ — ۲۳ صفر ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۲ صلح ۱۳۵۹ھش ۔ ۱۲ جنوری ۱۹۸۰ء — نمبر ۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔

حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

● حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے تاہم پیٹ درد اور ضعف کی تکلیف باقی ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ رصفر ۱۴۰۰ھ
۱۲ رصلح ۱۳۵۹ ہش

خُدائی جماعتوں کا اجرِ عظیم پر منتج ہونیوالا طرۂ امتیاز

خُدائی جماعتوں پر جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کے ذریعہ قائم کرتا ہے۔ غلبۂ حق کے سلسلہ میں عظیم ذمہ داریاں عائد کی جاتی ہیں۔ اُنہیں انتہائی صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے اور دُنیا میں اشاعت و غلبۂ حق کے خاطر عظیم قربانیاں دینا پڑتی ہیں اور دینا بھی پڑتی ہیں۔ بشاشت قلب کے ساتھ زمانہ تک کسی قسم کی سستی دکھائے یا تکان اور اکتاہٹ محسوس کئے بغیر طویل زمانہ تک جاری رہنے والی ان قربانیوں کے صلہ میں خدا تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں عظیم درجات اور بہترین اجر عطا کرتا ہے۔ ایک نہایت ہی قابلِ احترام اور معزز قوم کے طور پر ان کی یاد ہمیشہ قائم رہتی ہے اور آنے والی قومیں اور ان کی نسلیں ان کی یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی ہیں۔

دنیا اور آخرت میں یہ درجات اور ہمیشہ قائم رہنے والا یہ اجرِ عظیم انہیں محض وقتی طور پر قربانیاں کرنے کے نتیجہ میں نہیں ملتا بلکہ یہ ملتا ہے۔ سستی دکھانے یا کسی مرحلہ پر بھی تکان یا اکتاہٹ کا اظہار کئے بغیر پوری بشاشت قلب کے ساتھ زندگی بھر قربانیاں پیش کرنے کے نتیجہ میں۔ کسی ایک مرحلہ پر بھی سستی یا غفلت کا مظاہرہ نہ کرنا اور تکان یا اکتاہٹ کا اظہار نہ کرنا بلکہ پوری استقامت کے ساتھ زندگی بھر مسلسل قربانیاں دیتے چلے جانا خُدائی جماعتوں کا ایک ایسا بنیادی خاصہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا بطورِ خاص ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے اس بنیادی خاصہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَكَأَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۴۷)

ترجمہ:۔ اور کتنے ہی نبی (گزرے) ہیں جو ہکے ساتھ ہو کر ان کی جماعت کے بہت سے لوگوں نے جنگ کی۔ پھر نہ تو وہ اُس (تکلیف) کی وجہ سے جو انہیں اللہ کے راستہ میں پہنچی سست ہوئے اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ انہوں نے (مخالفین حق کے سامنے) تذلل اختیار کیا (یعنی باوجود تکالیف اٹھانے کے انہوں نے اشاعت و غلبۂ حق کی جدوجہد کو پورے جذبہ و جوش سے جاری رکھا)۔ اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

خدا کی راہ میں تکالیف اٹھانے اور کسی قسم کی سُستی یا تکان کا مظاہرہ کئے بغیر پورے جذبہ و جوش کے ساتھ غلبۂ حق کی جدوجہد جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ ان خدائی جماعتوں کے افراد خُدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے سے کبھی غافل نہیں ہوتے اور اُس کی جناب میں مسلسل دعائیں کر کر کے اُس سے اُس کی نصرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی انتھک جدوجہد کے اس پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۴۸)

ترجمہ:۔ اور سوائے اس بات کے انہوں نے اور کچھ نہ کہا کہ اے ہمارے رب! ہمارے قصور (یعنی کوتاہیاں) اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

دین کی سربلندی کی خاطر ان خُدائی جماعتوں کی اس مسلسل اور انتھک جدوجہد کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا اور آخرت میں سرخروئی عطا کی اور دونوں جہانوں میں انہیں بہترین اجر سے نوازا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے ہمیشہ قائم رہنے والے اس بہترین انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۴۹)

ترجمہ:۔ اس پر اللہ نے انہیں دُنیا کا بدلہ بھی دیا اور آخرت کا بہترین بدلہ بھی عطا فرمایا اور اللہ ایسے نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خُدائی جماعتوں کا طرۂ امتیاز ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ دین کی سربلندی کی خاطر خُدا تعالیٰ کی راہ میں تکلیفیں اٹھانے اور قربانیاں کرنے سے کبھی نہیں ہچکچاتیں۔ ان کے ایثار پیشہ افراد سستی یا غفلت کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے اور نہ وہ کمزوری دکھاتے ہیں بلکہ وہ سُستی کئے بغیر زندگی بھر پوری بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے چلے جاتے ہیں۔ ایسی انتھک جدوجہد اور مسلسل قربانیوں کے نتیجے میں ہی اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ بے حساب سے نوازتا ہے۔

ایک خدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں دین کی سربلندی اور غلبہ کے لئے انتھک جدوجہد اور قربانیوں کا ایسا ہی اعلیٰ نمونہ پیش کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے۔ اس میں ذرا سی سُستی اور غفلت ہمیں اجرِ عظیم سے محروم کرنے کا موجب ہو سکتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۴۴ء کی مجلس مشاورت میں ہمیں خبردار فرمایا تھا:۔

"اس وقت ہم ایک ایسے نازک مقام پر ہیں کہ ذرا سی سُستی اور غفلت کے ذریعہ ہم خُدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور اپنے فرائض ادا کر کے ہم خدا تعالیٰ کی بہترین مخلوق بھی بن سکتے ہیں۔ ہم سے بہتر موقع شاید ہی آج تک کسی قوم کو ملا ہو۔ یہ وہ زمانہ ہے جس کے فتنوں کی تمام انبیاءؑ نے خبر دی ہے۔ ایسے زمانہ میں کام کرنے والی قوم دنیا میں معمولی قوم نہیں سمجھی جا سکتی بلکہ وہ ایک ایسی تاریخی یادگار کی حامل ہوگی کہ صرف دنیا کی زندگی تک اس کی شہرت قائم نہیں رہے گی بلکہ قیامت کے دن خُدا تعالیٰ بھی اس یادگار کو بے توجہی سے نہیں دیکھے گا اور اس زمانہ میں کام کرنے والوں کو ایسا مقام دے گا کہ دنیا حسد اور رشک کی نگاہوں سے دیکھے گی۔"

پس خُدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارا اوّلین فرض یہ ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کی خاطر انتھک جدوجہد کرنے، مسلسل دعائیں کرنے اور اپنی استعداد کی آخری حد تک قربانیاں پیش کرنے اور کرتے چلے جانے کے طرۂ امتیاز کو قائم و برقرار رکھنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں تا خُدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی حفاظت ہمیں ہمیشہ حاصل رہے اور وہ محض اپنے فضل سے ہمیں دُنیا میں بھی اجرِ عظیم سے نوازے اور آخرت میں بھی ہمارے لئے اجرِ عظیم مقدر کر دے۔ ذرا سی سُستی اور غفلت ہمیں خُدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا کر ہمیں اس اجرِ عظیم سے محروم کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ لیکن اگر ہم سُستی دکھاتے اور کسی قسم کی کمزوری اور بے ہمتی کا اظہار کئے بغیر قربانیاں کرتے اور دعاؤں پر زور دیتے چلے جائیں گے تو خُدا تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ہمیں اجرِ عظیم عطا کرے گا اور اس دُنیا میں ایسی لازوال عزت اور شہرت عطا کرے گا کہ قیامت تک قومیں اور ان کی نسلیں ہماری یاد پر محبت اور عقیدت کے پھول نچھاور کرتی چلی جائیں گی۔

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء تو ہمیں اس کی توفیق عطا کر اور ہمیں اپنی دائمی رضا کا مورد بنا۔ آمین!

مطالعہ کتب

ماہ جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد" مقرر ہے۔ خدام اس کتاب کا بغور مطالعہ کریں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری گذارش

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ انتظامات جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں اپنی تجاویز دفتر افسر جلسہ سالانہ میں بھجوا کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔ (افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علمی اعجاز

۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس میں مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علمی اعجاز" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

تمام علوم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے۔ اسی چشمۂ غیبی سے وہ تمام علوم نکلے۔ جو ایک طرف قانونِ قدرت کی شکل میں کائناتِ عالم کی تاروں کو جنبش دے رہے ہیں۔ اور دوسری طرف قوانین شرعیہ کی صورت میں انسان کی روحانی زندگی کی تشکیل کر رہے ہیں۔ قوانین شرعیہ کا سب سے ارفع، اکمل اور مکمل مجموعہ وہ کتاب ہے جو افضل الرسل حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی شکل میں نازل ہوئی۔ پس قرآن کریم کو سمجھنا فی الحقیقت ایک بہت بڑے علمی خزانہ پر ہاتھ مارنا ہے۔ اور یہ دولت جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وافر بطور پر حاصل ہوئی۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں:-

"میں قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے گا۔"

(ضرورت الامام ص۲۶)

آپؑ نے اسی آسمانی صحیفہ کی برکت سے اس کے فہم و ادراک میں اس قدر کمال حاصل کیا کہ آپ اس آخری زمانہ میں سب پر سبقت لے گئے۔ گویا آپ کا سب سے بڑا علمی اعجاز یہ تھا کہ آپ دنیوی علوم سے بالکل بے بہرہ ہونے کے باوجود علم روحانیت کے اس سمندر کی گہرائیوں تک پہنچ گئے۔ اور اس میں سے ایسے ایسے گوہر ہائے گرانمایہ نکال لائے کہ دنیا کی عقلیں دنگ رہ گئیں۔ آپ نے اسی شمع نورانی سے نور حاصل کرتے ہوئے اسلام اور بانیٔ اسلام کی صداقت میں دلائل و براہین کا سورج روشن کر دیا۔ ایسا سورج کہ جس کی تابناک شعاعوں سے باطل کی چٹانیں ریزہ ریزہ ہو کر گرنے لگیں۔ آپ کو بفضلہ ایسی قوت مستدلال عطا ہوئی کہ دنیا کے بڑے بڑے مفکروں کے چھکے چھوٹ گئے۔ بڑے بڑے فلسفہ دان انگشت بدندان ہو گئے اور اسلام کے خلاف سر اٹھانے والوں کی قلمیں ٹوٹ گئیں اور زبانیں گنگ ہو کر رہ گئیں۔ اسلام کے دفاع میں اور محاسن قرآن پر مشتمل آپ کی لکھی ہوئی پہلی کتاب براہین احمدیہ آپ کا ایک ایسا علمی شاہکار ہے جس کی بدولت آپ چودھویں صدی ہجری میں اس آخری زمانہ کے فتح نصیب جرنیل بن کر افقِ اسلام پر نمودار ہوئے اس پُرشوکت کتاب میں آپ نے قرآن کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کو ایسے رنگ میں پیش کیا کہ مسلمان عش عش کر اٹھے۔ قرآن میں سے ہی لئے ہوئے آپ کے پیش کردہ دلائل قویہ نے وہ اثر دکھایا کہ کفر و الحاد کی بنیادیں متزلزل ہونے لگیں۔ اور بڑے بڑے اہلِ علم اور دانشور آپ کو بہترین الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کرنے پر مجبور ہو گئے چنانچہ اس وقت کے اخبار "ملت" کے ایڈیٹر مولوی شجاع اللہ خاں نے لکھا:

"یہ کتاب اسلام اور سچائی عقائدِ اسلام اور نبوت محمدیہ کو ایسے بیّن دلائل سے ثابت کرتی ہے۔ کہ کسی مخالف اسلام کو بشرط انصاف ماننے میں تامل نہیں۔"

(اخبار ملت ۱۹۱۰ء)

اہلحدیث کے مشہور عالم مولوی محمد حسین بٹالوی (مدیر رسالہ اشاعۃ السنہ) نے لکھا:

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی...... اور اس کا مولف بھی اسلام کی مالی جانی، قلمی و لسانی حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی ہے۔"

(اشاعۃ السنہ جلد ہفتم ص۳۴۸)

اسی طرح ہندوستان کے ایک مورخ اور عالم دین صوفی احمد جادہ نے لکھا:

"یہ کتاب دینِ اسلام اور نبوت محمدیہ (صلعم) اور قرآن شریف کی حقانیت کو تین سو مضبوط دلائل عقلی و نقلی سے ثابت کرتی ہے اور عیسائی، آریہ، نیچری، ہنود، اور برہمو سماج وغیرہ جمیع مذاہب مخالف اسلام کو از روئے تحقیق ردّ کرتی ہے۔"

(بحوالہ تاثرات قادیان ص۸۶)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ مسیحیت کے بعد مخالفت کا جو طوفان اٹھا اور اس کے نتیجہ میں جو شورِ قیامت بپا ہوا۔ اس کی موجودگی میں اگرچہ حق گوئی اور راست گفتاری کی یہ آوازیں جلد ہی دب کر رہ گئیں تاہم آپ کی وفات کے بعد دردمندانِ اسلام نے جن واشگاف الفاظ میں آپ کو خراجِ تحسین ادا کیا اور جس انداز سے آپ کی اعجازی قوتِ بیان کا اعتراف کیا وہ آپ کے علمی تفوق پر شاہد ناطق ہے۔ چند ایک اقتباسات بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں۔

صادق اخبار (ریواڑی) نے لکھا:

"مرزا صاحب نے پُر زور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر انہیں ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا۔"

(بحوالہ تشحیذ الاذہان)

کرزن گزٹ (دہلی) کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی نے لکھا:

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔"

(بحوالہ سلسلہ احمدیہ ص۱۸۶)

اخبار وکیل (امرتسر) کے مدیر مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا:

"وہ شخص بہت بڑا شخص. جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے ...... وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا..... اور شورِ قیامت بن کر خفتگانِ ہستی کو بیدار کرتا رہا.... مرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود مسلمانوں کو ہاں روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بہت بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے..... ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔"

(اخبار وکیل امرتسر بحوالہ البدر ۱۸ جون ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قلمی جہاد کے سامنے مخالفین اسلام کس طرح عاجز و ساکت ہو کر رہ گئے۔ اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ آپ نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اسلام کی حقانیت پر کم و بیش تین صد روشن دلائل قائم کرنے کے بعد بذریعہ اشتہار مخالفین اسلام کو اس امر کی دعوت دی کہ اگر وہ اپنی الہامی کتب میں سے اتنی ہی تعداد میں دلائل پیش کر کے دکھا دیں یا ان سے نصف۔ تہائی یا چوتھائی یا پانچواں حصہ ہی نکال کر پیش کر دیں۔ یا اگر دلائل تو پیش نہ کر سکیں۔ مگر آپ کے پیش کردہ دلائل کو ایک ایک کر کے توڑ کر دکھا دیں۔ تو ان صورتوں میں انہیں دس ہزار روپیہ بطور انعام پیش کیا جائے گا۔ مگر نہ آپ کی زندگی میں اور نہ آپ کی وفات کے بعد کسی مخالف اسلام کو یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعجاز اس بشارت کا آئینہ دار تھا جو آپ کو آسمان سے الرّحمٰن علّم القرآن کے قرآنی الفاظ میں ملی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جو براھین (مراد براھین احمدیہ .... ناقل) کے صفحہ ۲۳۸ میں درج ہے اور وہ یہ ہے

الرّحمٰن علّم القرآن

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ دیا تھا سو اس وعدہ کو ایسے طور پر پورا کیا کہ اب کسی کو معارف قرآنی میں مقابلہ کی طاقت نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی مولوی اس ملک کے تمام مولویوں میں سے معارفِ قرآنی میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہے اور کسی سورۃ کی ایک تفسیر میں لکھوں اور ایک کوئی اور مخالف لکھے تو وہ نہایت ذلیل ہوگا۔ اور مقابلہ نہیں کر سکے گا"

(انجام آتھم ص ۲۹۱/۲۹۲)

تفسیر نویسی کا یہ چیلنج ابھی آپ کے مخالفین کو للکار ہی رہا تھا کہ آپ نے ملک کے عربی دان علماء کو اپنے مقابلے میں آکر بزبان عربی قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کی دعوت دی کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے ایک اور نشان کا اظہار مقصود تھا اور وہ یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے تائیدی نشانوں میں سے ایک یہ نشان بھی مجھے دیا گیا ہے کہ میں فصیح و بلیغ عربی میں قرآن شریف کی کسی سورۃ کی تفسیر لکھ سکتا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے کہ میرے مقابل اور بالمواجہ بیٹھ کر کوئی دوسرا شخص خواہ وہ مولوی ہو یا کوئی فقیر گدی نشین ایسی تفسیر ہرگز نہیں لکھ سکے گا"

(نزول المسیح ص ۵۳ حاشیہ)

اس دعوت کے جواب میں آپ کے مخالفین کی طرف سے تو عملاً خاموشی رہی۔ مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والے اس علمی عطیہ کی تحدیث کے طور پر آپ نے خود سورۃ فاتحہ کی فصیح و بلیغ عربی زبان میں تفسیر لکھ کر "اعجاز المسیح" کے نام سے شائع فرما دی۔ جس کے سرورق پر یہ عظیم الشان اور پُرشوکت پیشگوئی بھی فرمائی کہ

وَمَنْ قَامَ لِلْجَوَابِ وَتَنَمَّرَ
فَسَوْفَ يَرَى اَنَّهٗ تَنَدَّمَ وَتَذَمَّرَ

یعنی جو شخص بھی اس کتاب کا جواب لکھنے کے لیے تیار ہوگا۔ اور شوخی دکھلائے گا تو وہ جلد ہی ندامت اور حسرت اور نامرادی کا شکار ہوگا۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق علماء ہند میں سے تحصیل چکوال ضلع جہلم کا ایک فاضل عربی جو لاہور میں کسی عربی مدرسہ کا معلم تھا اٹھا اور اس نے عوام میں شائع کیا کہ وہ اس کا جواب لکھنے لگا ہے۔ مگر ابھی کتاب اعجاز المسیح کے حاشیہ پر وہ نوٹ ہی لکھنے پایا تھا اور ایک جگہ اس نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے لفظ بھی لکھ دیئے کہ وہ خدائی عذاب کا شکار ہو کر اس دنیا سے چل بسا۔

آپ نے اس اعجازی تفسیر کے بعض نسخے عرب ممالک میں بھی ارسال فرمائے جن میں سے بعض نے ان کی فصاحت و بلاغت کی بہت تعریف کی۔ چنانچہ قاہرہ کے اخبار المناظر اور الہلال نے اسے ایک اعجازی تصنیف قرار دیتے ہوئے صاحب تصنیف کو بہت عمدہ الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کیا۔

حضرت بانی سلسلہ کے برائے نام اور کالعدم اکتسابی علم کے پیش نظر "اعجاز المسیح" جیسی فصیح و بلیغ عربی زبان میں لکھی جانے والی یہ قرآنی تفسیر بجائے خود ایک عظیم الشان معجزہ تھی۔ اس کے ساتھ اس پیشگوئی نے کہ کوئی بڑے سے بڑا عالم فاضل یا ادیب اس کی نظیر لانے پر قادر نہیں ہو سکے گا اس کی عظمت اور اعجازی شان کو چار چاند لگا دیئے۔ اور بالفعل دنیا کا کوئی شخص آج تک اس کی نظیر پیش نہیں کر سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا جانے والا عربی فصاحت و بلاغت کا یہ نشان درحقیقت قرآن کریم کی ہی اعجازی شان کے اظہار کے طور پر تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا:۔

"میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں"

(ضرورۃ الامام ص ۲۵)

اور یہ نشان آپ کو اس دعا کے نتیجہ میں عطا ہوا جو آپ نے اپنے اکتسابی علم کی کم مائیگی کے پیش نظر اپنے رب کے حضور کی تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ نے کسی تعلیمی ادارہ میں تعلیم نہیں پائی تھی۔ اور نہ ہی باقاعدہ طور پر تحصیل علم عربی کی تھا مگر جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے جو سب علوم کا سرچشمہ ہے آپ کی تضرعات کو سنا اور انہیں شرفِ قبولیت بخشا وہ اللہ تعالیٰ کی لامحدود قدرتوں میں سے ایک عجیب قدرت اور اس کے پیار کے جلووں میں سے ایک حسین جلوہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"عربی زبان میں میری باوجود کمی کوشش اور کوتاہی جستجو کے جو مجھے کمال حاصل ہے وہ میرے رب کی طرف سے ایک کھلا نشان ہے تا وہ لوگوں پر میرے علم اور میرے ادب کو ظاہر کرے پس کیا مخالفوں کے گروہ میں سے کوئی ہے جو میرے مقابل پر آوے اور اس کے ساتھ مجھے یہ فخر بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے چالیس ہزار مادہ عربی کا سکھایا گیا ہے۔ اور مجھے ادبی علوم پر پوری وسعت دی گئی ہے۔"

(عربی سے ترجمہ انجام آتھم ص ۲۳۴)

آپ اس نشانِ الٰہی کو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر اے سننے والو یہ بھی یاد رکھو کہ میں نے اس نشان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے لیا ہے۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوا ہے۔"

(نجم الہدیٰ ص ۲۱)

اسی آسمانی انعام کی برکت سے آپ نے کم و بیش بائیس کتابیں فصیح و بلیغ عربی زبان میں تصنیف فرمائیں جو سب کی سب علمی مضامین اور معارف و حقائق روحانیہ پر مشتمل ہیں جنہیں اہلِ زبان پڑھ کر سر دھنتے اور عش عش کر اٹھتے ہیں۔

(باقی)

قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"افسوس ہے کہ لوگ جوش اور سرگرمی کے ساتھ قرآن شریف کی طرف توجہ نہیں کرتے جیسا کہ دنیادار اپنی دنیاداری پر یا ایک شاعر اپنے شعر پر غور کرتا ہے۔ ویسا بھی قرآن شریف پر غور نہیں کیا جاتا۔ بٹالہ میں ایک شاعر تھا اس کا ایک دیوان ہے اس نے ایک دفعہ ایک مصرعہ کہا۔

صبا شرمندہ مے گردد بہ روئے گل نگہ کردن

مگر دوسرا مصرعہ کی تلاش میں برابر چھ مہینے سرگردان و حیران پھرتا رہا بالآخر ایک دن ایک بزاز کی دوکان پر کپڑا خریدنے گیا۔ بزاز نے کئی تھان کپڑے کے نکالے پر اس کو کوئی پسند نہ آیا۔ آخر بغیر کچھ خریدنے کے جب اٹھ کھڑا ہوا تو بزاز ناراض ہوا کہ تم نے اتنے تھان کھلوائے اور بے فائدہ تکلیف دی۔ اس پر اس کو دوسرا مصرعہ سوجھ گیا۔ اور اپنا شعر اس طرح سے پورا کیا ہے

صبا شرمندہ مے گردد بہ روئے گل نگہ کردن
کہ رخت غنچہ را وا کرد و نتوانست تہ کردن

جس قدر محنت اس نے ایک مصرعہ کے لئے اٹھائی اتنی محنت اب لوگ ایک آیت قرآنی کے سمجھنے کے لئے نہیں اٹھاتے۔ قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں"

(ملفوظات جلد دوم ص ۳۴۳/۳۴۴) (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں کی بابرکت سکیم کے تحت

نائیجیریا میں احمدیہ سیکنڈری سکول ایگنلے کا افتتاح

مکرم محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے امیر و مشنری انچارج نائیجیریا

تقریباً دس سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں کی جو بابرکت سکیم شروع فرمائی تھی نہ صرف یہ کہ اس کے تحت اس عرصہ میں قائم شدہ تعلیمی اور طبی ادارے خدمات میں مصروف ہیں بلکہ مزید نئے ادارے بھی قائم ہو رہے ہیں۔ گویا یہ سکیم اپنی ذات میں مستقل نوعیت کی حامل ہے اور انشاء اللہ العزیز آئندہ مسلسل اس کے شاندار نتائج ظہور پذیر ہوتے رہیں گے۔ حال ہی میں نائیجیریا کی کوارا سٹیٹ میں ایک قصبہ ایگنلے میں احمدیہ سیکنڈری سکول کا قیام اسی سکیم کا شیریں ثمرہ ہے۔

ایگنلے قصبہ میں ہماری ایک چھوٹی سی جماعت تقریباً گذشتہ تیس سال سے قائم ہے کچھ عرصہ قبل وہاں ایک اسلامی سکول کا اجراء کیا گیا تھا۔ بعد میں اس کو ترقی دے کر پرائمری سکول بنا دیا گیا اور اب یہ سکول اپنی ایک مستقل جگہ میں تبدیل ہو چکا ہے۔ تقریباً چار سال قبل جماعت سے ہیڈ کوارٹر کی تحریک اور اعانت سے اس کی تکمیل کر لی اور اس موقع پر ایک بہت پُر رونق افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں علاقہ کے چیف اور دیگر معززین نے شرکت کی اور گویا یہی موقعہ آئندہ سیکنڈری سکول کے قیام کی تجویز کا محرک ثابت ہوا۔

آجکل گورنمنٹ کی چونکہ سکول کے کھولنے کے لئے کڑی شرائط ہیں جس میں متعدد عمارات کی تعمیر کی تکمیل اور بینک بیلنس شامل ہے اس لئے سکول کا کھولنا کوئی آسان امر نہیں تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام مشکلات کو آسان فرما دیا۔ منسٹری کی تمام شرائط کو پورا کرنے کی توفیق دی اور کئی سال کی متواتر کوشش سے بالآخر یہ سکول منسٹری نے منظور کر لیا ہے اور ۱۹ ؍اکتوبر کو سکول کی ایک افتتاحی دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں علاقہ کے معززین علاقہ کے متعدد سکول کے پرنسپل صاحبان اور احباب جماعت کے کثیر تعداد میں شمولیت کی۔ اس علاقہ کے لوگ اس سکول کے قیام پر شادماں تھے اور جماعت کی اس غیر معمولی بے لوث خدمت کے لئے رطب اللسان تھے۔

سکول کی افتتاحی تقریب جو سادہ مگر پُر شکوہ تھی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مفتی احمد صادق صاحب نے کی۔

اس کے بعد مکرم خالد احمد صاحب ڈفر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول ایگنلے نے مختصر خطاب میں تقریب کی غرض و غایت بیان کی جس کے بعد خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا جس میں خدا تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر پیش کئے جس نے جماعت کو اس تعلیمی ادارہ کے قیام کی توفیق دی۔ نیز کمیونٹی کے دلی تعاون اور مساعی کو سراہا اور سکول کے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ بوجہ نئے ادارہ ہونے کے مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سکول کی نیک نامی اور ترقی کے لئے کوشش کریں۔

اس کے بعد خاکسار نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور تمام حاضرین نے اس میں شمولیت کی۔ اس موقعہ پر حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

دُعا کے بعد مکرم پرنسپل صاحب کی معیت میں سکول کے وسیع منصوبہ جو پچاس ایکڑ کے قطعہ میں پھیلا ہوا ہے میں سے مکمل شدہ عمارات کا خاکسار، چیف اور دیگر معززین نے معائنہ کیا۔ اب تک سکول کے دو بلاک مکمل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بورڈنگ کا ایک بلاک مکمل اور ڈائننگ ہال زیر تعمیر ہے۔ اس کے علاوہ فٹ بال گراؤنڈ کی صفائی ہو چکی ہے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کوارا سٹیٹ نائیجیریا کے نارتھ اور ساؤتھ کے عین درمیان ہے اور یہاں کی آبادی زیادہ تر مسلمان ہے مگر عیسائیت نے بھی بہت وسیع جال پھیلا رکھا ہے۔ اکثر تعلیمی ادارے عیسائی مشنز کے قائم کئے ہوئے ہیں۔ ہماری جماعت کی طرف سے اس تمام سٹیٹ میں یہی واحد ادارہ ہے جو قائم ہوا ہے۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس علاقہ میں تعلیمی اور روحانی ترقی کا موجب بنائے۔ آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر الفضل)

رپورٹ قیام گاہ برائے مہمان خواتین بیرون پاکستان

(مرتبہ:۔ امۃ الحکیم عائشہ منتظمہ قیام گاہ ۳ "سرائے محبت")

امسال قصر خلافت کے گیسٹ ہاؤس "سرائے محبت" میں بیرون پاکستان سے آنیوالی خواتین کی رہائش کا انتظام کیا گیا۔ مہمان خواتین کا سلسلہ ۱۲ ؍دسمبر سے شروع ہو کر ۲۵ ؍دسمبر تک جاری رہا۔ مندرجہ ذیل ممالک سے یہ خواتین جلسہ میں شرکت کیلئے تشریف لائیں:۔

۱۔ سنگا پور:۔
مکرمہ سسٹر عائشہ بی صاحبہ اور مسز عبدالمطلب صاحبہ

۲۔ ہالینڈ:۔
مکرمہ مسز امۃ الحفیظ صاحبہ اور
" عزیزہ عارفہ صاحبہ

۳۔ ماریشس:۔
مکرمہ بی بی عائشہ ڈومن صاحبہ۔
" بی بی طاموہ ڈومن صاحبہ
" سائرہ ڈومن صاحبہ
" الیاء بھنو صاحبہ
" نازلی بی تنجو صاحبہ
" بی بی صغریٰ اودنے صاحبہ
" مسز مریم خدابخش صاحبہ۔
" امۃ العزیز جمال احمد صاحبہ
" امۃ الرشید باجابلی صاحبہ
" مسز مامون عکلا صاحبہ
" مسز صغیدا وارث علی صاحبہ
" مریم بی بی بھنو صاحبہ
" جمیلہ بھنو صاحبہ

۴۔ انڈونیشیا:۔
مکرمہ مسز ای سلمان صاحبہ
" بساری حسن صاحبہ
" سینٹ اسماعیل صاحبہ
" سسٹر حاذر گودن صاحبہ
" مسز ڈیوڈ نذیر صاحبہ
" مسز فاطمہ صاحبہ
" مسز یحییٰ فنحقو صاحبہ
" طاہرہ ذاکر صاحبہ
" لبس صاحبہ

۵۔ امریکہ:۔
مکرمہ مسز طاہرہ لطیف صاحبہ اور انکا بیٹا۔
" سالیس ووڈ صاحبہ۔
" عطیہ نورالدین صاحبہ
" قادرہ صادق صاحبہ
" سسٹر ہلین مارلیس صاحبہ
" مسز عطیہ صلاح الدین صاحبہ
" سسٹر شیزان رینیلی صاحبہ
" مسز فاطمہ نور جاوید صاحبہ
مکرمہ مسز محسنہ صاحبہ۔
" لطیفہ شہلا احمد صاحبہ۔

۶۔ سوئیٹزرلینڈ:۔
مکرمہ سسٹر قانتہ ولید صاحبہ

۷۔ نائیجیریا:۔
مکرمہ الحاجہ اے۔ٹی کول صاحبہ۔
" مسز ایچ اوسمانو صاحبہ

۸۔ جرمنی:۔
مکرمہ مسز خدیجہ صاحبہ

امسال بھی یہی کوشش کی گئی کہ مہمانوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو اسی لئے مندرجہ ذیل کارکنات نے بڑی مستعدی اور ذمہ داری سے مہمانوں کی خدمت کے فرائض سرانجام دیئے:۔

۱۔ مکرمہ امۃ الحی فضیلت صاحبہ
۲۔ " امۃ الناصر نصرت صاحبہ۔
۳۔ " امۃ الباسط مادیہ صاحبہ۔
۴۔ " امۃ الشکور صاحبہ۔
۵۔ " امۃ الحی رفعت صاحبہ۔
۶۔ " بیگم میجر عارف زماں صاحبہ

اِس کے علاوہ دو کارکن (۱) مکرم علی باسل صاحب (۲) مکرم سید محمد احمد صاحب نے بھی ان مہمانوں کی خدمت میں نمایاں کام کیا۔

مہمان خواتین کی خواہش کے مطابق انہیں مختلف اوقات میں بہشتی مقبرہ، مسجد اقصیٰ، لنگر خانہ اور جلسہ گاہ مردانہ کا بھی نظارہ کروایا گیا۔ تمام خواتین کے وفود نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ نیز حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بھی ہر وفد کو باری باری ملوایا گیا۔

جلسہ سالانہ کے پروگرام کے علاوہ ان مہمانوں کیلئے تقریروں اور سوالات کے جوابات کا ایک دلچسپ پروگرام بھی ہوا جو روزانہ بعد نماز مغرب سے شروع ہوتا اور عشاء تک جاری رہتا۔

۲۵ ؍دسمبر کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کچھ نصائح کے علاوہ سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ ۲۶ ؍دسمبر محترم مولانا عبدالمالک صاحب۔ ۲۷ ؍دسمبر کو محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، ۲۸ ؍دسمبر کو جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور ۲۹ ؍دسمبر کو میاں عبدالحی صاحب نے اس پروگرام کو کامیاب بنایا۔ مہمان اس دلچسپ پروگرام سے بہت مستفیض ہوئیں۔ جلسہ گاہ میں ان کے لئے ترجمان خواتین کا انتظام تھا۔

غرضیکہ بیرون پاکستان مہمانوں کی قیام گاہ میں کام بہت اچھا رہا۔ اور مہمان خواتین یہاں سے اچھا تاثر لے کر رخصت ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ آئندہ بھی ہمیں اسی طرح مہمانوں کی خدمت کا موقعہ دے اور ہم اس کارِ خیر کو بخوبی ادا کر سکیں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ (خواتین) ۱۹۷۹ء کی مختصر روداد

(مرتبہ محترمہ سلیمہ قمر صاحبہ ایم۔ اے بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے انچارج خلافت لائبریری۔ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خواتین جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اپنی عظیم الشان برکات اور ذکر الٰہی سے معمور فضا میں مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس بابرکت جلسہ میں پاکستان بھر کی خواتین کے علاوہ بیرون ممالک امریکہ۔ مشرقی افریقہ۔ انگلستان۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ نائیجیریا۔ ماریشس اور یورپ سے آنے والی اہم نمائندہ خواتین نے بھی شرکت کی۔ اس مرتبہ جلسہ گاہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے ملحقہ وسیع و عریض میدان میں بنائی گئی۔ جلسہ میں حاضر ہونے والی مستورات کی تعداد ۲۵۶۶۰ رہی۔ جلسہ گاہ کے جملہ انتظامات کی نگرانی اعلیٰ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ تھیں۔ جن کی زیر ہدایت تمام شعبہ جات مستعدی سے کام کرتے رہے۔ مثلاً شعبہ تعداد شماری۔ سٹیج حلقہ خاص۔ خاموشی۔ صفائی۔ آب رسانی۔ خدمت خلق۔ طبی امداد۔ معلومات گمشدہ اشیاء و بچگان مصباح و بک سٹال۔ تمام شعبوں میں ۵۰۴ کارکنات نے کام کیا۔ تینوں دن کی مختصر کارروائی درج ذیل ہے۔

پہلا دن ، ۲۶ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز بدھ بوقت صبح

پہلا اجلاس

۹-۲۵ پر اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد ۹-۴۵ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز افتتاحی خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کیا گیا۔ ۱۰-۲۰ پر خواتین کے جلسہ گاہ کی کارروائی زیر صدارت محترمہ صاحبزادی حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ شروع ہوئی۔ تلاوت مکرمہ نجم النساء صاحبہ ربوہ نے کی اور مکرمہ رضیہ درد صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی بعدہٗ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "غلبہ اسلام کی مہم میں احمدی خاتون کا کردار" حضرت سیدہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اس عنوان میں تین مطلب نکلتے ہیں ۱۔ غلبہ اسلام ۲۔ اس کی مہم ۳۔ احمدی خاتون کا کردار۔ یعنی یہ کہ سب سے پہلے یقین کامل ہو کہ غلبہ ضرور ہوگا۔ اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ سورۃ جمعہ کی تفسیر فرماتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ غلبہ اسلام آخری زمانہ میں یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں مقدر ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں یہ غلبہ حاصل ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل عیسائیت دہریت اور آریہ دھرم کی طرف سے اسلام پر اعتراضات ہو رہے تھے آپ نے آکر اسلام کا دفاع کیا اور اسلام پر اعتراضات کرنے والوں کا منہ بند کر دیا تو مایوس دلوں میں امید کی شمع روشن ہوگئی اور دنیا کو نظر آنے لگ گیا کہ اسلام زندہ مذہب ہے آپ نے فرمایا جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی فرما چکے ہیں کہ قیام جماعت احمدیہ کی آئندہ صدی غلبہ اسلام کی صدی ہوگی۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ غلبہ اسلام کی اس مہم میں احمدی خاتون کا کردار کیا ہے۔

حضرت سیدہ موصوفہ نے مختلف قرآنی آیات سے وضاحت فرمائی کہ ربّ کریم نے عمل صالح کے لئے مرد و عورت میں کوئی تفریق نہیں کی۔ عمل کا درجہ دوسرے نمبر پر آتا ہے عمل سے پہلے علم ضروری ہے اس لئے آپ سب قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کُتب کا مطالعہ کریں کہ وہ سب قرآن مجید کی تفسیر ہیں۔ پھر تم اپنے ساتھ ہونے والوں کو قرآن مجید پڑھا سکیں۔ دین کی محبت تقاضا کرتی ہے کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں غلبہ اسلام کی مہم کو کامیاب کرنے کے لئے مال۔ جان وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اولاد کو وقف کریں اور جماعت کو مبلغین مہیا کریں۔ میرے نزدیک سب سے بڑی قربانی اور مجاہدہ اولاد کی تربیت ہے۔ ایک نسل قربانی کرنے والی ختم ہو رہی ہے۔ بچے ابھی خود تربیت کے محتاج ہیں۔ اب خواتین پر بہت بھاری ذمہ داری ہے۔ اپنے بچوں کے دل میں اللہ تعالےٰ اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کریں۔ اسلامی اخلاق سکھائیں اس زمانہ میں شیطان کا جو حربہ کامیاب ہو رہا ہے وہ بے پردگی ہے۔ اگر کوئی بچی پردہ نہیں کرتی تو وہ اپنے عمل سے کہتی ہے کہ میں قرآن حکیم کے حکم کو نہیں مانتی۔

آپ نے پھر فرمایا کہ سلسلہ خلافت کے ذریعہ گلشن احمدیت کی آبیاری مقدر ہے ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ خلافت سے وابستگی رکھنے والی ہو۔ خلیفہ وقت کے احکامات کو قبول کرنے والی ہو خلیفہ خدا بناتا ہے خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوتا ہے۔ ہر احمدی بہن کو چاہیئے کہ اس کا نمونہ اچھا ہو۔ اخلاق، کردار، تربیت اولاد۔ مالی قربانی، خدمت دین علم و فضل اور تقویٰ کے لحاظ سے اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ ہر بہن دُعا کرے "الٰہی اس باغ کو ہرا بھرا کر دے۔ ہم اپنی آنکھوں سے اس میں بہار آتی دیکھیں"۔ غلبہ اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ لجنہ کی مضبوط کڑی بنیں۔

۱۱-۰۰ بجے آپ کے خطاب کے بعد امریکہ کی نمائندہ نے بہنوں سے خطاب کیا

۱۱-۱۰ پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا خطاب بعنوان "غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم" مردانہ جلسہ گاہ سے سُنایا گیا۔ ۱۲-۰۰ بجے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس، بوقت شام

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز زیر صدارت محترمہ بیگم شاہنواز صاحبہ، تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترمہ مستنصرہ مرزا صاحبہ ربوہ نے کی نظم محترمہ سمیعہ انجم گورایا صاحبہ فیصل آباد نے پڑھی۔ ۲-۲۰ پر مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی تقریر "حضرت مسیح ناصری کی صلیبی موت سے نجات" مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئی۔ ۲-۵۵ پر مکرمہ امۃ الوہاب وزیر صاحبہ نے نظم پڑھی۔ ۳-۰۵ پر محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ گوجرانوالہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے بتایا کہ چودہ سو سال کے عرصہ میں بہت سے ایسے مُبارک وجود پیدا ہوئے جنہوں نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کی۔ لیکن جو عشق اور والہانہ محبت و عقیدت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے تھی کوئی اس کی شدت اور انتہا کو نہ پا سکا۔ اس لئے کہ آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ جلیل القدر وجود ہیں جن کے متعلق سرور کائنات حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"میرا سلام اس کو پہنچا دو"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے عاشقِ رسولؐ ہیں۔ آپ نے عربی فارسی اور اُردو کے منظوم اور منثور کلام میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جلال و جمال، کمالِ فیضان عظمت و شان آپؐ کی صفات حسنہ اور آپؐ سے عشق و محبت کا ذکر فرمایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تو عشق محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار تھے دوسروں کو بھی آپ نے دعوت دی کہ وہ بھی یہ جام شیریں نوش کریں فرماتے ہیں "نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں، مگر قرآن مجید۔ اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ (کشتی نوح)

۳-۲۵ پر انڈونیشیا کی نمائندہ نے حاضرات سے خطاب فرمایا ساڑھے تین بجے شوکت گوہر صاحبہ ربوہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان" کے بارے میں تقریر کی آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی جو تمام انبیاء کا سرتاج ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپکی اطاعت انسان کو محبوب خدا بنا دیتی ہے آپؐ کی بلند شان کی زبردست دلیل یہ ہے کہ دنیا و عقبیٰ کی پیدائش کو آپکی ذات سے وابستہ کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ آپ ساری دنیا کیلئے مبعوث کیے گئے اور دنیا کے مربی اعظم بنے آپ رحمۃ للعالمین کے مقام پر فائز ہیں اس بارانِ رحمت سے تمام انسانوں کی تشنگی دور ہوئی طبقہ نسواں پر آپؐ کے بے شمار احسانات ہیں آپکی بعثت کے وقت عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی عرب میں لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا آپؐ نے عورت کو اس کے حقوق دلوائے اور اس کے لیے ترقی کی راہیں کھولیں وراثت میں حقدار قرار دیا۔ حصول علم کو عورت پر بھی فرض کیا ماں کے قدموں تلے جنت کی خوشخبری دے کر عورت کا مقام بہت بلند کیا آپؐ صلی علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے کس قدر قریب تھے اسکا پتہ قرآن مجید کی اس آیت سے چلتا ہے دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاب قوسین او ادنیٰ نے اس اعلیٰ مقام پر پہنچنا کسی انسان کا کام نہیں ۔ پھر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کی ایک نظیر یہ بھی ہے آپ پاکدامنی ۔ عصمت وحیا توکل و دوفا میں سب انبیاء سے ارفع تھے اس لیے خدا تعالیٰ نے آپ کو اخلاق فاضلہ سے معطر کیا آپ مجسم نور تھے ۵۰-۳ تک یہ تقریر جاری رہی ۵۲-۳ پر محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ ربوہ نے موثر و دلنشیں تقریر "پردہ" کے عنوان پر کی آپ نے وضاحت کے ساتھ بتایا کہ پردہ کے متعلق بہت کچھ کہا گیا لیکن بے پردگی کا مرض بڑھتا گیا ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

پردہ کا حکم قرآنی احکام میں سے ہے جب تک یہ دنیا باقی ہے یہ حکم باقی رہے گا آپ نے آیت حجاب کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ چہرہ بھی پردہ میں شامل ہے یہ بات تاریخ سے ثابت ہے کہ عرب میں [illegible] لباس کا رواج تھا پردہ سے مراد چہرہ کو ڈھانپنا ہے آپ نے متعدد حوالوں سے ثابت کیا کہ جلباب سے مراد بڑی چادر ہے جس سے تمام جسم چہرہ سمیت ڈھانپ لیا جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کے ۷۰۰ احکام میں سے ایک حکم کو بھی توڑتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے پردہ کا حکم قرآن مجید میں لکھا ہے اور یہ زمانہ چہرہ اور جسم کو پردہ میں چھپانے اور عقل سے پردے اٹھانے کا ہے آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اقتباس پڑھ کر سنایا "تم پردہ کرو اس کے لیے میں یہ نہیں کہتا کہ برقعہ پہنو کیونکہ قرآن میں برقعہ کا لفظ نہیں ۔ مگر تم پردہ کرو" ۱۲-۴ تک یہ تقریر جاری رہی ۔ بعدہٗ ۱۵-۴ پر مکرمہ رفیعہ درد صاحبہ نے بعنوان "ہر نسل میں اعلیٰ اقدار کی ضرورت" پر روشنی ڈالی آپ نے بتایا کہ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اعلیٰ اقدار حاصل کرے جو انسانی زندگی کا لازمی عنصر ہے جس طرح بدن روح سے اور روح بدن سے وابستہ ہے اسی طرح اعلیٰ اقدار انسانی زندگی کا لازمی جزو ہے آج کا انسان بلندیوں تک تو پہنچ گیا ہے لیکن سکون حاصل نہیں کر سکا ۔ ایٹم کی طاقت کا لوہا ماننے والے خود اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اعلیٰ اقدار کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے جب کسی قوم پر زوال آتا ہے تو اس کا سبب اعلیٰ اقدار کا فقدان ہوتا ہے انسانی ترقی کا راز تین اقدار پر ہے سب سے اول سچائی و راستی ہے اور قوموں کی ترقی کا راز سچائی میں ہے یہی وہ بنیاد ہے جس پر چل کر ایک اچھا معاشرہ تشکیل پاتا ہے دوسری اعلیٰ قدر نیکی کرنا ہے ہر انسان سے نیکی کرنا انسانیت کا حق ہے

اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ

تیسری بات حسن ہے خواہ جسمانی ہو یا روحانی خدا تعالیٰ نے ہر انسان میں حسن کو پرکھنے کی طاقت رکھی ہے آپ نے فرمایا ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنی اولادوں کی تربیت اس طرح کی جائے کہ اعلیٰ اقدار ان میں پیدا کی جائیں آئندہ نسل کو عیسائیت کے حملے سے محفوظ رکھیں خاص طور پر لباس کے معاملہ میں عریانیت سے بچائیں سادگی اختیار کریں

۷-۴ پر دوسرے اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی

دعائے نعم البدل

میرے منجھلے لڑکے عزیزم محمود احمد ناصر ایم۔اے مقیم نائیجیریا کی بچی عائشہ ناصر نعیمہ ۱½ سال صرف ایک دن کی مختصر علالت کے بعد ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئی ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ تمام بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی مرحومہ کے والدین کو بالخصوص اور تمام رشتہ داروں کو بالعموم صبر وجمیل عطا فرمائے اور اپنے فضل سے نعم البدل سے نوازے "آمین"

(شوکت حسین شاد کراچی)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صالحہ پرویز عرصہ دو ماہ سے جرمنی میں بیمار ہسپتال میں داخل ہے مگر ابھی کوئی افاقہ نظر نہیں آتا احباب دعا فرمائیں کہ قادر مطلق خدا میری اہلیہ کو شفاء دے اور ہماری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے نیز جماعت کو اسلام علیکم قبول ہو

(خاکسار ملک پرویز احمد)

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کے والد محترم سید عطا حسین شاہ صاحب بقضائے الٰہی اسلام آباد میں بعمر ۷۷ سال وفات پا گئے۔ "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ"۔

محترم والد صاحب موصی تھے ۔ انہیں جوانی کے عالم میں خود احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ گوجرہ میں ایک لمبے عرصہ تک بطور سیکرٹری مال اور بعد ازاں فیصل آباد میں بحیثیت سیکرٹری مال جنرل سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔

خاکسار کے بڑے بھائی سید شریف احمد صاحب ہاشمی ۲۳ دسمبر ۱۹۷۹ء کی رات کو جنازہ راولپنڈی سے لیکر ربوہ پہنچے۔ عزیزان کے علاوہ فیصل آباد کی جماعت کے احباب نماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے ربوہ پہنچے ہوئے تھے۔ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے سوا نو بجے رات نماز جنازہ پڑھائی جس کے فوری بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ محترم والد صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے "جزاھم اللہ احسن الجزاء"

مشتاق احمد ہاشمی
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیصل آباد

(۲) مکرم محترم مولوی [illegible] صاحب فاضل ابن مکرم محمد اسماعیل خان صاحب مرحوم سابق مبلغ لبنان و مغربی افریقہ مورخہ ۲۷ ۱۲/۷۹ کو بوقت ۵ بجے شام حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کے دادا میاں قطب الدین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم کی عمر وفات کے وقت ۷۵ سال تھی اور جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ ۲۸ ۱۲/۷۹ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر پڑھائی جس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے اور اسی دن بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے ورثاء میں صرف ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ مرحوم کی اولاد سب فوت ہو چکی ہے۔

مرحوم بہت مخلص۔ نیک۔ خوش طبع اور مہمان نواز تھے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ محترم خان صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحوم کی بیوہ اہلیہ شمیم سلطانہ صاحبہ کا خود حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

شیخ محمود احمد سعید فاضل کارکن وکالت مال اول۔

(۳) خاکسار کے ماموں مکرم ملک غلام رسول صاحب ولد قاضی تاج محمود صاحب آف رکھ چراگاہ بھیرہ ۱۹ر نومبر ۱۹۷۹ء کو بوقت ۹ بجے شب وفات پا گئے" اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔" مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تہجد گزار تھے۔ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے میں اکثر وقت گزارتے تھے۔ تبلیغ کا خاص ملکہ تھا۔ جماعت احمدیہ رکھ چراگاہ ان ہی کی تبلیغ کے نتیجہ میں قائم ہوتی ہے۔

مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ ۲۰ ۱۱/۷۹ بوقت ظہر ازراہ شفقت و عنایت باوجود طبع ناسازی کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور ہم غمزدگان سے تعزیت کی، بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ نے دعا کروائی احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد اکرم دفتر بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

سالانہ مرکزی امتحانات

امسال ۱۷ر جون بروز جمعہ مرکزی سالانہ امتحانات منعقد ہوں گے۔ خدام اس کی تیاری کریں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

میرے یہ خطبات پڑھو۔ حضور ایدہ اللہ نے ضمناً یہ بھی فرمایا کہ خدام الاحمدیہ یہ خطبات پڑھوا بھی رہی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ ہمارے سارے پروگرام تعمیر خانہ کعبہ سے ہی متعلق ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ؎

قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اِس لئے ہماری زندگی کا ہر پروگرام اور ہر منصوبہ قرآن کے گرد گھومنے والا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے متعلق یہ کہا کہ وُضِعَ لِلنَّاسِ تو اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ خانہ کعبہ کی برکتوں سے تمام اقوامِ عالم بلا رنگ ونسل دنیوی اور دینی فوائد حاصل کیا کریں گی. ہر انسان (مرد و زن) مکّہ سے یعنی اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برکت حاصل کرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قرآن میں مذکور دعاؤں کو قبول فرما کر جو شریعت خدا تعالیٰ نے بھیجی وہ ہر لحاظ سے کامل، مکمل، انسانی ضروریات کو پورا کرنے والی اور درختِ انسانی کو سیراب کرنے والی ہے اور فطرت کے تمام تقاضوں انسانی، روحانی، اقتصادی، سیاسی، معاشی، معاشرتی وغیرہ وغیرہ کو پورا کرنے والی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیم انسان کو ظن سے بچا کر یقین کی رفعتوں تک پہنچانے والی ہے. یہ کتاب خدا کی حفاظت میں ہے اسلئے اس کی روحانی تاثیرات ابدی ہیں۔ اگر اس کی حفاظت خدا کی طرف سے نہ ہوتی تو اس کی تاثیر ختم ہو گئی ہوتی۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی بتایا کہ جس طرح سے یہ تعلیم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے اس کی حفاظت کرنے والے بھی محفوظ ہیں۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت ان کو محفوظ رکھنے کے کام میں رخنہ نہیں ڈال سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے اِس تیسرے دن کے اختتامی خطاب سے قبل تلاوتِ قرآن کریم اور سرورِ دوعالم کے حضور ہدیۂ نعت روزنامہ "لاہور" لاہور کے ایڈیٹر مکرم ثاقب زیروی صاحب کے ہدیۂ نعت کے بعد سات نعرے لگوائے۔ یہ نعرے اسٹیج سے ناظر اصلاح و ارشاد مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بلند کئے اور جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے احباب جماعت نے بڑے جذبہ اور جوش سے ان نعروں کا جواب دیا۔ یہ نعرے بالترتیب یوں تھے:۔

خانہ کعبہ زندہ باد
پاکستان زندہ باد
محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد
خاتم النّبیّین زندہ باد
اسلام زندہ باد

اِس کے بعد نعرۂ تکبیر ۔۔۔ اللہ اکبر کا نعرہ دو دفعہ بلند کیا گیا۔

اِس کے بعد مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دو اور نعرے لگوائے۔ یہ نعرے تھے

حضور ایدہ اللہ نے اپنے پُر معارف خطاب کا آغاز دو بجکر ۵۸ منٹ پر کیا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنی صحت کے بارے میں فرمایا کہ

طبیعت ابھی خراب چلی آرہی ہے۔ بیماری کی بعض علامتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ آج صبح نمازِ فجر کے لئے مسجد میں گیا تو احساس ہوا کہ گلا قریباً بیٹھ چکا ہے۔ کچھ کوشش کی ہے کہ گلے کو کمک پہنچاؤں کہ کام کرنے لگے۔ بہرحال آپ تک آواز پہنچ جائے گی جس کو نہ آئے ہاتھ کھڑا کر دیں۔

دورانِ تقریر بھی حضور نے ایک مرتبہ فرمایا کہ

اِس وقت بھی مجھے چکّر آرہے ہیں۔

ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع اور طبیعت کی شدید خرابی کے باوجود چار بجکر ۴۱ منٹ تک خطاب فرمایا اور اِس طرح سے قریباً پونے دو گھنٹے اپنا رُوح پرور خطاب جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے، آپ کے اعلیٰ مقاصدِ دینیہ میں برکت دے اور اپنے فضل سے ہر ہر لمحہ تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین یا ربّ العٰلمین۔ (باقی)

نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے ڈاکٹر نعیم احمد صاحب ظفر انجنیئر نے ماسکو یونیورسٹی سے سول انجنیئرنگ میں ڈاکٹریٹ (پی۔ ایچ۔ ڈی) کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور بخیریت وطن پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کی کامیابی کو ملک اور قوم اور جماعت کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(چوہدری محمد حیات۔ کوئٹہ)

اِعلانِ نکاح

میرے بھائی چوہدری عبدالماجد صاحب آف سویڈن ولد چوہدری ظفرالحق صاحب مرحوم نمبردار آف ۱۲ ج ب گوکھو وال فیصل آباد کا نکاح انیلا ظفر بنت چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم جنرل پوسٹ ماسٹر سے مورخہ ۶ جنوری کو ہوا۔ نکاح کا اعلان مکرم سیّد کمال یوسف صاحب مبلّغ سویڈن نے کیا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔

خاکسار عبدالرؤف ظفر
۳/۴۴ فیکٹری ایریا ربوہ

فون ۳۸۲۲
سرگودہا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کیلئے
"الحمرا اسٹیٹس"
۶۹۹۔ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
پروپرائٹرز: خادم حسین وڑائچ۔ طاہر احمد وڑائچ

افغان ٹمبر ورکس ربوہ
آپ کی خدمت میں پیش پیش۔ اعلیٰ معیار اور تجربہ کار کاریگر
دروازے اور کھڑکیاں روشندان اور دیگر فرنیچر آرڈر پر تیار کرتے ہیں۔ دروازے اور کھڑکیاں ریٹ ۲۸ روپے سے ۳۵ روپے فٹ۔ اور اس کے علاوہ عمارتی لکڑی برائے فروخت موجود ہے۔ درگئی کا دیودار ۱۵۰ روپے فٹ اور کیل ۱۱۵ روپے فٹ۔
حبیب اللہ خان پسر خان میر خان صاحب مرحوم

دانت مت نکلوائیے
اینٹی کیریز قیمت ۱۵/-
اینٹی پائیوریا قیمت ۱۵/-
ٹوتھ کیور قیمت ۲/-
پائیوریا منجن قیمت ۵/- ۔ ۱۲/-
تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سیّد عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ